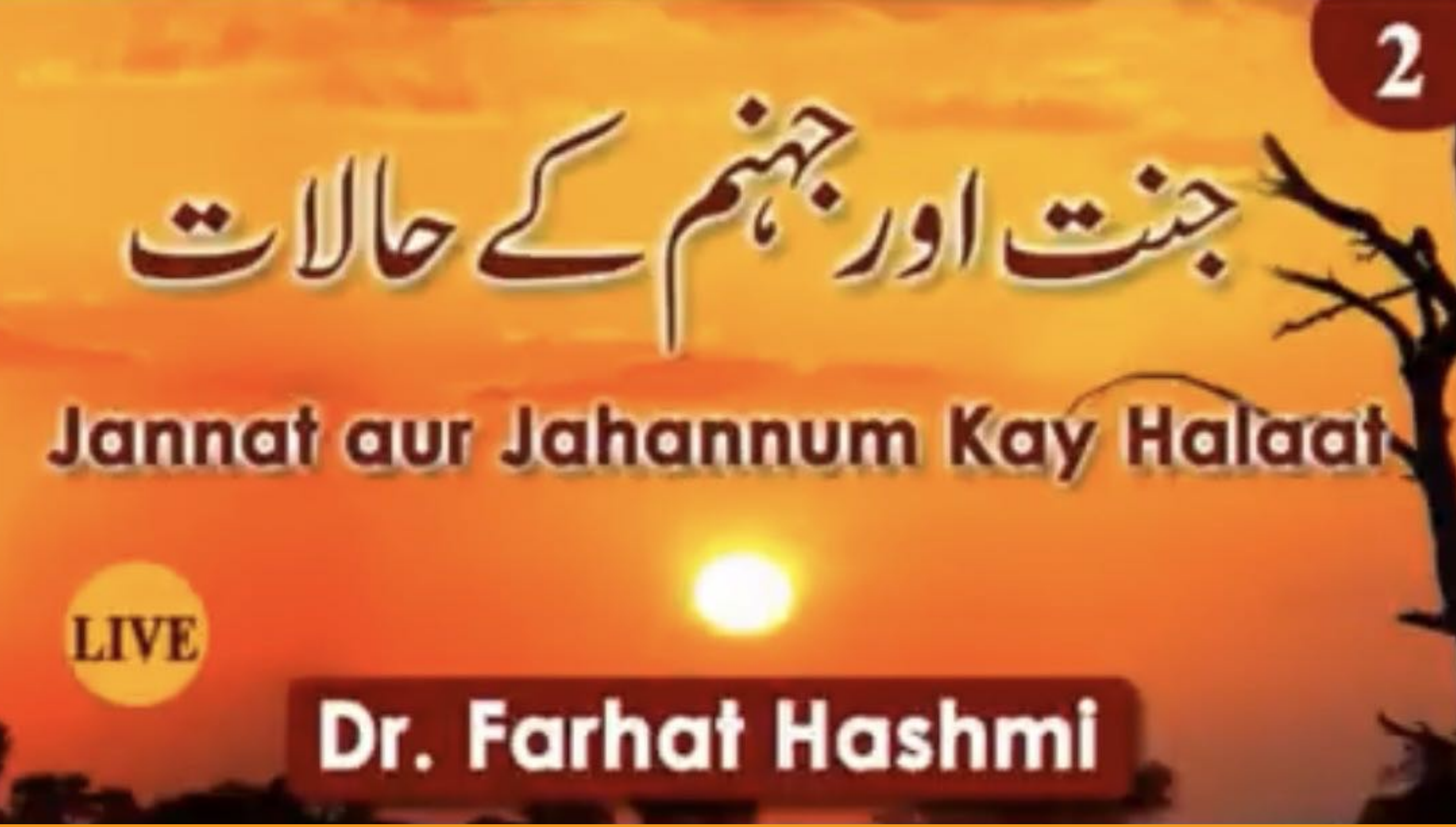

جنت اور جہنم کے حالات

جنت اور جہنم کے حالات

- جہنم کے فرشتے
- جہنم کی وسعت
- جہنم کے درجات
- جہنم کی آگ کی شدت
- اہل جہنم کے اوصاف
- جہنم کا ایندھن
- اہل جہنم کا کھانا
- اہل جہنم کا پینا
- اہل جہنم کا لباس
- اہل جہنم کا بستر
- جہنم کی بیڑیاں، زنجیریں اور طوق
- جہنم میں سایہ
- جہنم کی ہوا

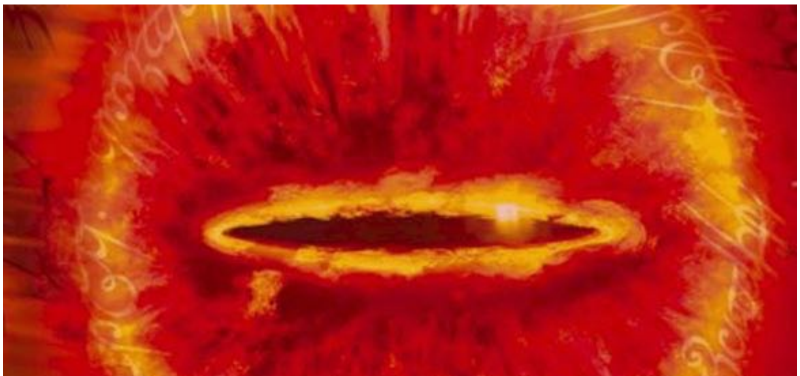

جنت اور جہنم کے حالات

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ
(آل عمران:185)

ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمھیں تمھارے اجر قیامت کے دن پورے دیے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقینا وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔

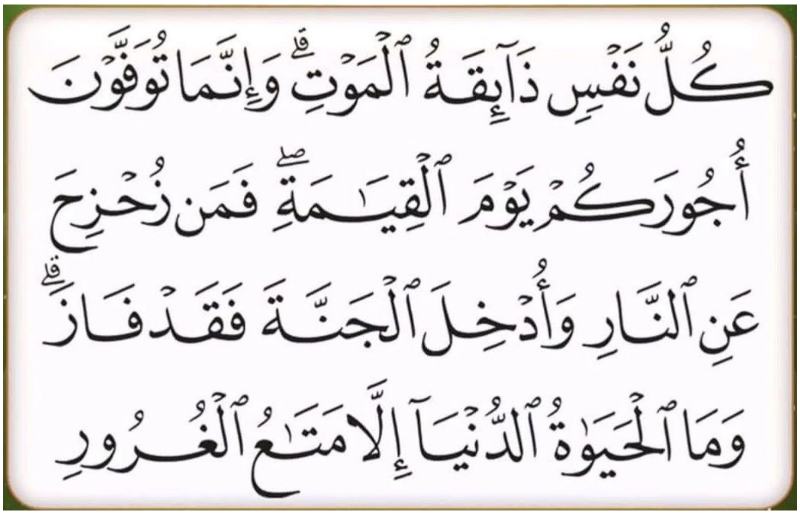

جہنم کے فرشتے

جہنم کے دخلے پر داروغہ جہنم کا مکالمہ

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ () إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا
لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ () تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ
سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ () قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا
مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ [الملك:9-6]

اور خاص ان لوگوں کے لیے جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا، جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے، اس کے لیے گدھے کے زور سے چیخنے جیسی آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔قریب ہوگی کہ غصے سے پھٹ جائے۔جب بھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا، اس کے نگران ان سے پوچھیں گے کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ؟وہ کہیں گے کیوں نہیں؟ یقینا ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تو ہم نے جھٹلا دیا اور ہم نے کہا اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو ایک بڑی گمراہی میں ہی پڑے ہوئے ہو۔

جہنم کے فرشتوں کی صفات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ
وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ [التحريم:6]

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس پر تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں۔ اللہ انہیں جو حکم دے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتوں کی تعداد
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ
(المدثر:30)

اس پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں۔

فرشتوں کی تعداد کفار کے لیے آزمائش
وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا ... (المدثر:31)

اور ہم نے جہنم کے محافظ فرشتوں کے سوا نہیں بنائے اور ان کی تعداد ان لوگوں کی آزمائش ہی کے لیے بنائی ہے جنھوں نے کفر کیا۔

داروغہ جہنم کی بے نیازی اور لوگوں کی مایوسی

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جہنمی لوگ مالک [داروغہ جہنم] کو پکاریں گے تو وہ انہیں چالیس سال تک جواب نہیں دے گا، پھر وہ کہے گا: تم یہیں ٹھہرنے والے ہو۔ پھر وہ اپنے رب کو پکاریں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب' ہم کو اس سے نکال دے پس اگر ہم نے دوبارہ اس طرح کیا تو بے شک ہم ظالم ہوں گے تو وہ انہیں دنیا کی طرح جواب نہیں دے گا۔ پھر وہ فرمائے گا: اس میں ذلیل وخوار ہو کر پڑے رہو اور کوئی بات نہ کرو پھر لوگ مایوس ہو جائیں گے۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3691]

جہنم کی وسعت

چار ارب نوے کروڑ فرشتوں کا جہنم کو پکڑ کر لانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کو لایا جائے گا اس دن جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے کھینچ رہے ہوں گے۔

[صحیح مسلم:7343]

کنارے سے گہرائی کا فاصلہ ستر سال کی مسافت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جہنم کے کناروں اور اس کی گہرائی تک پہنچنے کی دوری اور مسافت اس قدر ہے کہ ایک اتنی بھاری چٹان ہو جس کا وزن سات حاملہ اُونٹنیوں، ان کی چربی، گوشت اور ان کی اولاد کے برابر ہو اور جہنم کی اوپر والی منڈیر سے اس کے پیندے تک ستر سال کے بعد پہنچے گی۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3674]

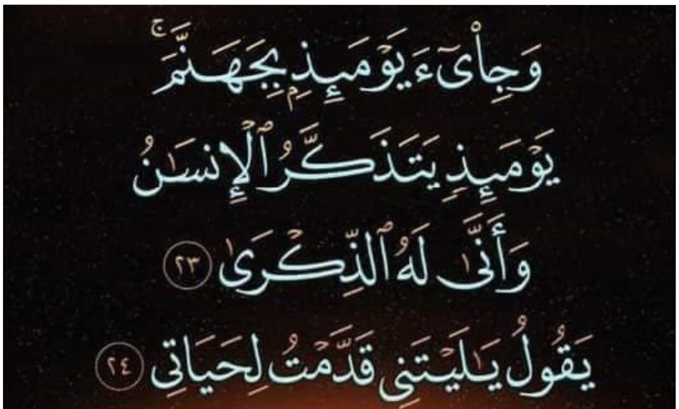

نبی ﷺ نے فرمایا: اگر جہنم کے کنارے سے ایک چٹان پھینکی جائے اور وہ ستر برس تک نیچے گرتی رہے تب بھی وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گی۔

[سنن الترمذی: 2575]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ کچھ گرنے کی آواز سنائی دی تو نبی ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو کہ ستر سال پہلے دوزخ میں پھینکا گیا تھا اور وہ لگاتار دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ وہ پتھر اب تہہ تک پہنچا ہے۔

[صحیح مسلم: 7346]

ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔

[صحیح مسلم: 503].

اہل جہنم کی جسامت سے جہنم کی وسعت کا اندزہ لگایا جاسکنا

مجاہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عباس نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، انہوں نے فرمایا اچھا واقعی تمہیں معلوم نہیں ہو گا، اہل جہنم کے کانوں کی لو سے کندھے کے درمیان ستر سال کی مسافت حائل ہو گی۔

[مسند أحمد:24856]

گہرا اور تنگ کنواں

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا (الفرقان:13)

اور جب وہ اس کی کسی تنگ جگہ میں آپس میں جکڑے ہوئے ڈالے جائیں گے تو وہاں کسی نہ کسی ہلاکت کو پکاریں گے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ (اس کے انجام کو) نہیں جانتا ممکن ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے وار کرادے، پھر وہ (اس وجہ سے) دوزخ کے گڑھے میں جا گرے۔

[صحیح البخاری:7072]

جہنم کی گہرائی بہت زیادہ ہے

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جہنم کو کثرت سے یاد کرو، اس لیے کہ اس کی گرمی بہت سخت ہے۔ اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے آنکس (آنکڑے) لوہے کے ہیں۔

[سنن الترمذي:2575]

جہنم میں مشرق و مغرب جتنی دوری

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ ایک ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس قدر اتر جاتا ہے جس قدر کہ مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

[صحیح مسلم: 7672]

سورج اور چاند کا جہنم میں ڈالا جانا

نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت والے دن سورج اور چاند دونوں دوزخ میں لپٹے ہوئے ہوں گے اور ان کا رنگ سرخ ہوگا۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:124]

سورج اور چاند کا زمین کے مقابلے میں حجم

یہ سورج اپنی جسامت کے بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ زمین کی جسامت سے تیرہ لاکھ گنا زیادہ بڑا ہے،

سورج اور چاند بھی جہنم میں ڈال دیے جائیں گے، ان لوگوں کو ذلیل کرنے کے لیے جو دنیا میں ان کی عبادت کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ (الأنبياء:98)بیشک تم اور جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، جہنم کا ایندھن ہیں، تم اسی میں داخل ہونے والے ہو۔

جہنم کے دراکات

جہنم میں مختلف گڑھے

جہنم کے گڑھے: جیساکہ جنت کے درجات اور اس کی منزلیں ہیں ایسے ہی جہنم کے مختلف گڑھے ہیں جرم کرنے والے اپنے اپنے گناہوں اور دنیا میں اپنے کیے گئے اعمال کے مطابق ان گڑھوں میں داخل ہوں گے

منافقین کا سب سے نچلا درجہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا (النساء:145) بے شک منافق لوگ آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

اور یہ منافقین ہیں جو کہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے کیونکہ یہ مومنوں کو بہت شدید تکالیف پہنچاتے تھے اور ان کا کفر اور ان کی چالیں بہت زیادہ شدید ہوتی تھیں۔ [صفة النار من الكتاب والسنة - صيد الفوائد]

ہر ایک کے اس کے اعمال کے مطابق درجے ہوں گے

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا ... (الأنعام:132)

اور ہر ایک کے لیے مختلف درجے ہیں، ان اعمال کی وجہ سے جو انھوں نے کیے۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ () هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ(آل عمران:163-162)

تو کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا کے پیچھے چلا اس شخص جیسا ہے جو اللہ کی طرف سے کوئی ناراضی لے کر لوٹا اور جس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔یہ لوگ اللہ کے نزدیک مختلف طبقے ہیں اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

جہنم میں دشوار گھاٹیاں

سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا (المدثر:17)

عنقریب میں اسے ایک دشوار گھاٹی چڑھنے کی تکلیف دوں گا۔

جہنم میں قید خانے

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹیاں بنا کر مردوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوگی اور ہنکا کر انہیں دوزخ کے ایک قید خانے میں پہنچا دیا جائے گا جس کا نام بولس ہے،

ان پر دہکتی ہوئی آگ غالب آجائے گی اور انہیں جہنمیوں کے زخموں کی پیپ پلائی جائے گی۔

[صحیح الأدب المفرد:434]

جہنم کا ایندھن

پتھر اور انسان

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (البقرة:24)

تو اس آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

گندھک کے پتھر

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی کے اس فرمان : وقودھا الناس والحجارۃ کے بارے میں روایت ہے، فرمایا کہ وہ گندھک کے پتھر ہیں اللہ تعالی نے ان کو اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔

ان کو آسمان دنیا پر پیدا فرمایا، اور اسے کافروں کے لیے تیار کیا گیا۔ [صحیح الترغیب والترھیب:3675]

گندھک کے پتھروں کی صفات

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ جہنم کے پتھر سے مراد گندھک کے پتھر ہیں، جن سے آگ دہکے گی۔

اور کہا جاتا ہے کہ گندھک کے پتھر میں چار قسم کے عذاب ہوتے ہیں جو کہ دوسرے پتھروں میں نہیں ہوتے:

- یہ جلدی آگ پکڑ لیتے ہیں،
- ان سے بہت زیادہ دھواں نکلتا ہے،
- یہ جسموں کے ساتھ بہت سختی کے ساتھ چپک جاتے ہیں،
- جب یہ گرم ہوتے ہیں تو ان کی گرمی بہت زیادہ شدید ہوتی ہے۔ [التخویف من النار]

جہنم کی آگ کی شدت

بھڑکائی ہوئی آگ

كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ () وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ () نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ () الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ (الهمزة:7-4)

ہرگز نہیں، یقینا وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا۔ اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ وہ جو دلوں پر جھانکتی ہے۔

آگ ہلکی ہونے پر دوبارہ بھڑکادی جانا

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا [الاسراء:97]

جب بھی اس کی آگ بجھنے لگی گی ہم اسے ان پر اور بھڑکا دیں گے۔

فرشتے کا مسلسل آگ بھڑکانا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے آج رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ ان دونوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو آگ جلا رہا ہے۔ وہ جہنم کا داروغہ مالک ہے۔

[صحیح البخاري:3236]

آگ کی شدت

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا (النساء:56)

بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ہم انھیں عنقریب ایک سخت آگ میں جھونکیں گے، جب بھی ان کی کھالیں گل سڑ جائیں گی ہم انھیں ان کے علاوہ اور کھالیں بدل دیں گے، تاکہ وہ عذاب چکھیں، بے شک اللہ ہمیشہ سے سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔

دنیا کی آگ جہنم کا سترواں حصہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) سترواں حصہ ہے۔ کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ ہماری دنیا کی آگ ہی کافی تھی۔
آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آگ 69 گنا بر تر کر دی گئی ہے اس (دنیا کی آگ) پر۔ تمام (69) اجزاء کی گرمی اس دنیا والی آگ کی گرمی کے مثل ہے۔

[صحيح البخاري:3265]

دنیا کی آگ سمندر کے پانی سے ٹھنڈا کرنے پر نفع بخش بنی

یحی بن جعدہ سے روایت ہے تمہاری یہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا ستروان جزء ہے اور سمندر کے پانی سے دو مرتبہ اس کو ٹھنڈا کیا گیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اس میں اللہ بندوں کا کوئی فائدہ نہ رکھتا۔

[مسند أحمد:7327]

جہنم کی آگ کی سیاہی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ تمہاری اس دنیا کی آگ کی طرح سرخ ہے وہ تو تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہے۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3670]

ایک جہنمی کا سانس ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو جلا سکتا ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا زائد افراد بیٹھے ہوئے ہوں اور ان میں ایک جہنمی آدمی ہو اور وہ سانس لے لے اور ان سب کو اس کی سانس پہنچے، تو اس کے اثر سے مسجد تمام لوگوں سمیت جل جائے گی۔

[السلسلة الصحيحة:2509]

اوپر نیچے سے آگ کا ڈھانپ لینا

يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (العنكبوت:55)

جس دن عذاب انھیں ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور (اللہ) فرمائے گا چکھو جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

چہروں کو آگ پر تپایا جانا

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ [الاحزاب:66]

جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے۔

چہروں کو جھلس دینے والی آگ

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ [المؤمنون:104]

جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی۔ اور ان کے جبڑے باہر نکلے ہوں گے۔

کھال ادھیڑ دینے والی آگ

كَلَّا إِنَّهَا لَظَى () نَزَّاعَةً لِلشَّوَى [المعارج:16-15]

ہر گز ایسا نہیں ہوگا وہ آگ ہوگی چہرے کی کھال کو کھینچ دینے والی۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ () لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ () لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ [المدثر:29-27]

اور تم کیا جانو کہ سقر کیا ہے. وہ نہ باقی رکھے گی نہ چھوڑے گی، کھال کو ادھیڑ دینے والی۔

پورے کے پورے جسم کو جلا دینے والی آگ

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (الأنبياء:39)

کاش ! وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، اس وقت کو جان لیں جب وہ نہ اپنے چہروں سے آگ کو روک سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

جہنم میں آگ کے ہی کپڑے اور کھولتا پانی

هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ () يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (الحج:20-19)

یہ دو جھگڑنے والے ہیں، جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جا چکے، ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس کے ساتھ پگھلا دیا جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور چمڑے بھی۔

اہل جہنم کے اوصاف

دو شانوں کا درمیانی فاصلہ

نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا ”کافر کے دونوں شانوں
کے درمیان تیز چلنے والے کے لیے تین دن کی
مسافت کا فاصلہ ہو گا“۔

[صحیح البخاری:6551]

ڈاڑھ ، کھال اور ران کی لمبائی

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: قیامت کے دن کافر کی ایک
ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی چوڑائی ستر
گز ہوگی اور اس کی ران ورقان پہاڑ کے برابر ہو گی
اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ میرے اور ربذہ کے
درمیانی فاصلے جتنی ہو گی ۔

[مسند أحمد:8345]

پھولے ہوئے اور بدبودار جسم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دو آدمی آئے، انھوں نے میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ کے پاس لے گئے۔۔۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ پھولے ہوئے ہیں، ان سے بدترین بدبو آرہی ہے اور انتہائی سیاہ منظر پیش کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ کفار کے مقتول ہیں۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:3951]

عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ جو اہل جہنم میں سے ہوگا تو اس کے جسم کو پہاڑ کی مانند عظیم و جسیم بنا دیا جائے گا۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:2512]

اہل جہنم کا کھانا

زقوم کے درخت سے مہمانی ہونا

أَذَلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ () إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ () إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ () طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ () فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ () ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ () ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ [الصافات:62-68]

(بتاؤ) ایسی مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کے درخت کی؟ جسے ہم نے ظالموں کے لئے ایک آزمائش بنا دیا۔ وہ ایسا درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے۔ اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر، (اہل دوزخ) اسی کو کھائیں گے اور اس سے اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر انہیں پینے کو پیپ ملا کھولتا ہوا پانی ملے گا. پھر انہیں دوزخ کی طرف لوٹنا ہوگا۔

پگھلے ہوئے تانبے کی طرح جوش مارنے والا کھانا

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ () طَعَامُ الْأَثِيمِ () كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ () كَغَلْيِ الْحَمِيمِ () خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ () ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ () ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ [الدخان:43-49]

بلاشبہ تھوہر کا درخت، گنہگار کا کھانا ہوگا، جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے گا، جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے، پھر کھولتے پانی کا عذاب اس کے سر پر اوپر سے انڈیل دو، (پھر اسے کہا جائے گا کہ اب سزا) چکھ، تو بڑا معزز اور شریف بنا پھرتا تھا۔

زقوم کے ایک قطرہ کی تلخی کی شدت

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے یہ آیت تلاوت کر کے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ(ال عمران:102) "اے اہل ایمان ! اللہ سے اس طرح ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم نہ مرنا مگر مسلمان ہو کر"
فرمایا: اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی زمین پر ٹپکایا جائے تو زمین والوں کی زندگی کو تلخ کر کے رکھ دے، اب سوچ لو کہ جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا، اس کا کیا بنے گا۔

[مسند أحمد:2735]

زہریلے کانٹے

"ضَرِيعٍ"۔۔۔۔بہت بڑے کانٹوں کی ایک جنس ہے،
جب یہ کانٹے ہرے ہوتےہیں تو ان کانٹوں کو اَلشِّبرَق ۔۔کہاجاتاہے
اور جب وہ کانٹے خشک ہوجاتے ہیں تو ان کو "ضَرِيعٍ"۔۔۔۔کہاجاتاہے۔ اور یہ زہریلے ہوتے ہیں۔ [النار أوصافها وأنواع العذاب فيها - شبكة الألوكة]

خاردار گھاس

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ () لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ
[الغاشية:7-6]

خاردار سوکھی گھاس کے علاوہ ان کے لیے کوئی کھانا نہ ہوگا،جو نہ موٹا کرے گا، نہ بھوک دور کرے گا۔

زخموں سے بہنے والا خون اور پانی

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ () وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ () لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ [الحاقة:37-35]

سو آج یہاں نہ اس کا کوئی دلی دوست ہے۔ اور نہ اس کے لیے زخموں کے دھووَن کے سوا کوئی کھانا ہے۔ جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔

حلق میں پھنسنے والا کھانا

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا () وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا [المزمل:13-12]

ہمارے پاس (ان لوگوں کے لیے) بیڑیاں بھی ہیں اور دوزخ، اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا اور دردناک عذاب بھی ہے۔

اہل جہنم کا پینا

آنتیں کاٹ دینے والا کھولتا پانی

وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ [محمد:15]

اور انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی دیا جائے جو ان کی آنتیں بھی کاٹ کر رکھ دے۔

تیل کی تلچھٹ کی طرح کالا پانی

وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (الكهف:29)

اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انھیں پگھلے ہوئے تانبے جیسا پانی دیا جائے گا، جو چہروں کو بھون ڈالے گا، برا مشروب ہے اور بری آرام گاہ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "کَالْمُهْلِ" ۔۔۔یہ پانی کالا ہوگا جیسا کہ تیل کی تلچھٹ ہوتی ہے۔ [النار أوصافها وأنواع العذاب فيها - شبكة الألوكة]

انسان کے اندر کو کاٹتا ، گلاتا گرم پانی

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جب دوزخیوں کے سر پر گرم پانی ڈالا جائے گا تو وہ گرم پانی اندر کو اترتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا اور ان چیزوں کو کاٹ ڈالے گا جو پیٹ کے اندر ہیں (یعنی آنتیں وغیرہ) یہاں تک کہ وہ گرم پانی پیٹ کے اندر کی چیزوں کو کاٹتا اور گلاتا ہوا پیروں کے راستہ سے باہر نکل دے گا

اور " الصہر " کے یہی معنی ہیں پھر وہ دوزخی کہ جس کے ساتھ گرم پانی کا یہ عمل ہوگا پہلے جیسا ہو جائے گا ۔

[سنن الترمذي: 3679]

بدبو دار ٹھنڈا ترین پانی

هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ () وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ

(ص:58-57)

یہ ہے (سزا) سو وہ اسے چکھیں، کھولتا ہوا پانی اور پیپ۔ اور دوسری اس کی ہم شکل کئی قسمیں۔

والغَسَّاق هو ما يسيل من جلود أهل النار وصديدهم، وقيل: ماء منتن بارد.. [النار أوصافها وأنواع العذاب فيها - شبكة الألوكة]

جہنمیوں کی جلدوں اور ان کی پیپ سے جو چیز بہہ کر آئے گی وہ "الغَسَّاق"۔۔۔۔۔۔ہے،

دوسرا قول ہے کہ یہ ایک بدبودار ٹھنڈا ترین پانی ہوگا۔ [النار أوصافها وأنواع العذاب فيها - شبكة الألوكة]

جہنمیوں کو پینے کے لیےپیپ دی جانا

مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ () يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ [ابراهيم:17-16]

اس کے بعد (اس کے لئے) جہنم ہوگی اورپینے کو اسےپیپ کا پانی دیا جائے گا،جسے وہ گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اسے بمشکل ہی حلق سے اتار سکے گا موت اسے ہر طرف سے آئے گی مگر وہ مرے گا نہیں اور اس سے آگے اور سخت عذاب ہوگا۔

"طِينَةُ الْخَبَالِ"/ اہل جہنم کا نچڑا ہوا خون اورپیپ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نشے کی وجہ سے ایک مرتبہ نماز چھوڑ دے تو اس کی مثال ایسے ہے کہ جیسے اس کے پاس دنیا اور اس کی ساری نعمتیں تھیں جو اس سے چھین لی گئیں

اور جو شخص نشے کی وجہ سے چار نمازیں چھوڑ دے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال میں سے کچھ پلائے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ "طِينَةُ الْخَبَالِ"کس چیز کا نام ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کا نچڑا ہوا خون اورپیپ۔

[مسند أحمد: 6659]

اہل جہنم کا لباس

آگ کا لباس
فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ
[الحج:19]

ان میں سے جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں پر اوپر سے کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔

تارکول کا لباس
وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ () سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهَهُمُ النَّارُ [ابراهيم:49-50]

اور اس دن آپ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے، ان کے لبادے تارکول کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانک رہی ہوگی۔

آگ کے جوتے اور تسمے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دوزخ والوں میں سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو ہوگا جس کو آگ کی دو جوتیاں تسموں سمیت پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔ جس طرح ہانڈی میں پانی جوش سے کھولتا ہے
وہ سمجھ رہا ہوگا کہ اسے سب سے سخت عذاب دیا گیا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہوگا۔

[صحیح مسلم:539]

اہل جہنم کا بستر

آگ کا بستر

لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ [الزمر:16]

ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے بھی۔

اوڑھنا، بچھونا آگ کا

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ [الاعراف:41]

ان کے لئے بچھونا بھی جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی جہنم کا اور ہم ظالموں کو ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

جہنمیوں کا لیٹنا

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں پیٹھ کے بل پڑا ہوا تھا آپ نے پاؤں سے مجھے ٹھوکر ماری اور فرمایا: اے جُنَیدِب! یہ تو جہنم والوں کا لیٹنا ہے۔

جہنم کی بیڑیاں، زنجیریں اور طوق

مجرموں کو زنجیروں اور بیڑیوں میں باندھا جانا

إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ () فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ (غافر:72-71)

جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں، گھسیٹے جا رہے ہوں گے۔ کھولتے پانی میں، پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔

زنجیروں کی لمبائی

ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (الحاقة:32)

پھر ایک زنجیر میں، جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے، پس اسے داخل کردو۔

جہنم میں جکڑے ہوئے ہونا

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا (الفرقان:13)

اور جب وہ اس کی کسی تنگ جگہ میں آپس میں جکڑے ہوئے ڈالے جائیں گے تو وہاں کسی نہ کسی ہلاکت کو پکاریں گے۔

گردنوں میں طوق ڈلے ہوئے

وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سبأ:33)

اور وہ ندامت کو چھپائیں گے جب عذاب دیکھیں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں جنھوں نے کفر کیا، طوق ڈال دیں گے۔ انھیں بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر اسی کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: طوق ہمیشہ گردنوں میں ہوتے ہیں۔

ٹھوڑیوں تک طوق ڈلے ہوئے

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ (يس:8)

بے شک ہم نے ان کی گردنوں میں کئی طوق ڈال دیے ہیں، پس وہ ٹھوڑیوں تک ہیں، سو ان کے سر اوپر کو اٹھا دیے ہوئے ہیں۔

طوق ڈالنے کی وجہ

حسن کہتے ہیں کہ بے شک طوق جہنمیوں کی گردنوں میں اس لیے نہیں ڈالے جائیں گے کہ وہ رب کو عاجز کرسکتے تھے (یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے طاقتور ہو کر بھاگ سکتے تھے تو اس لیے انہیں طوق ڈال کر قابو کیا جائے گا، ایسا نہیں ہے)

بلکہ وہ طوق اس لیے ڈالے جائیں گے کہ جب وہ شعلے ان کو اونچا لے جائیں گے تو وہ طوق ان کو نیچے گرا دیں گے۔ [الزھد للحسن البصري]

جہنم میں سایہ

سیاہ دھویں کے سایے

وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ () لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ

(الواقعة:43-44)

اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہونگے۔ جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ باعزت۔

تین شاخوں والا سایہ

انْطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ () لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ () إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ () كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ

[المرسلات:30-33]

چلو اس سائے کی طرف جو تین شاخو والا ہے. نہ وہ ٹھنڈی چھاؤں ہوگی اور نہ تپش سے بچائے گی، وہ (اتنے بڑے بڑے) شرارے پھینکے گی جیسے محل (جو اچھلتے ہوتے ہوئے یوں محسوس ہوں گے) گویا وہ زرد اونٹ ہیں۔

جہنم کی ہوا

زہریلی لو

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ()
فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ (الواقعة:42-41)

اور بائیں ہاتھ والے، کیا (ہی برے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔(وہ) ایک زہریلی لو اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

شدید حرارت

فِي سَمُومٍ

جہنم کی آگ کی حرارت سے گرم کی ہوئی ہواجوان کی سانسوں کو پکڑلے گی اور سخت پریشانی میں مبتلا کردے گی

وَ حَمِيمٍ

سخت کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔جوان کی انتڑیوں کو کاٹ کررکھ دے گا